Negotiations 5:2 (Dec 2025) pp. 196-208 **ISSN: 2789-293X**

سیالکوٹ میں اردو نعت گوئی کی روایت

The Tradition of Urdu Naat Poetry in Sialkot

Muhammad Qaiser Fida
Ph.D Scholar-Urdu, University of Sialkot, Sialkot
qfidapk@gmail.com

KEYWORDS

Poet of Sialkot
Naat
Allama Iqbal
Zafar Ali Khan
Shajar Tahrani
Social Life
Asghar Sodai
Imagination
Astonishment

DATES

Received	**28-10-2025**
Accepted	**20-11-2025**
Published	**31-12-2025**

QR CODE

ABSTRACT

The Urdu Naat poets of Sialkot have enriched the genre of naat through the strength of their language and expression, the elevation of their imagination, the depth of emotions and events, and the artistic portrayal of inner experiences. Observing their intellectual and artistic qualities evokes a sense of pleasant astonishment that, despite not being full-time poets, many poets of Sialkot have contributed immensely to the richness of naat poetry. The way they have molded their thoughts and ideas into poetic form stands as a remarkable achievement .In this regard, the present research is, in a sense, a tribute to their valuable work. Undoubtedly, "The Tradition of Urdu Naat Poetry in Sialkot" will prove to be a significant and beautiful addition to Urdu literature. In terms of style, themes, and expressive power, the naat poets of Sialkot deserve that their scholarly contributions beintroduced to the world, as students of literature are still largely unaware of their work and artistic excellence. Therefore, this need and academic significance has provided the justification for this research study.

https://journals.mehkaa.com/index.php/negotiations/article/view/180

سیالکوٹ میں اردو نعت گوئی کی روایت

تلخیص:

سیالکوٹ کے اردو نعت گو شعرا نے زبان و بیان کی قوت، تخیل کی بلند پروازی، جذبات و واقعات اور وارداتِ قلبی کی پیکر تراشی سے صنفِ نعت کی آبیاری میں جس طرح خونِ جگر صرف کیا فکری اور فنی محاسن دیکھ کر خوش گوار حیرت ہوتی ہے کہ سیالکوٹ کے بیشتر شعرا نے کل وقتی شاعر نہ ہوتے ہوئے بھی نعت گوئی کے فن کو کتنا پر ثروت کیا ہے۔ نعت کو اپنے افکار و خیالات کے شعری سانچے میں جس طرح ڈھال کر دکھایا ہے یہ تحقیق ایک لحاظ سے ان ہی کے کام کو خراج تحسین پیش کرنا ہے۔ بلا شبہ "سیالکوٹ میں اردو نعت گوئی کی روایت" اردو ادب میں گراں قدر اور خوب صورت اضافہ ثابت ہو گی۔ اسلوب، موضوعات اور زور بیان کے لحاظ سے سیالکوٹ کے نعت گو شعرا اِس بات کے مستحق ہیں کہ ان کے علمی کام کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ کیوں کہ دنیائے ادب کے طالب علم ان کے اس کام اور فن سے ابھی تک ناواقف ہیں۔ لہٰذا اسی ضرورت اور علمی امر نے اس تحقیقی مقالہ کا جواز پیدا کیا۔

نعت (ن ع ت) بالفتح (مونث) عربی زبان کا ایک مادہ ہے جو عام طور پر وصف و خوبی اور تعریف و توصیف کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ لغات میں اس کے معنی ہیں اچھی اور قابل تعریف صفات کا کسی ایک شخص میں پایا جانا اور ان صفات کا بیان کرنا۔ یہ لفظ نعت بمعنی مطلق وصف ہے لیکن اس کا استعمال حضور ﷺ کی ستایش و ثنا کے لیے مخصوص ہے۔ لغات میں نعت کا مفہوم یوں درج ہے:

لغاتِ فارسی: (ع) تعریف، صفت، ستایش، تعریف کرنا، خاص کر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف و توصیف کو نعت کہتے ہیں۔ (1)

لغات کشوری: نعت (ع): تعریف، صفت، تعریف کرنا خاص کر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی (2)

نور اللغات: نعت (ع: بالفتح): یہ لفظ بمعنی مطلق وصف ہے لیکن اس کا استعمال آں حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ستایش و ثنا کے لیے مخصوص ہے۔ (3)

فیروز اللغات: نعت (ع، ا، مونث): ۱) مدح، ثنا، تعریف ۲) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں مدحیہ اشعار۔ (4)

نعت کے اصطلاحی معنوں کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر عبد المجید سندھی نے بھی اپنے خیال کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

> "نعت کے معنی ہیں خوب صورت وصف، یعنی کسی کی خوبیاں بیان کرنا لیکن اب نعت مستقل اصطلاح کی صورت اختیار کر چکا ہے اور اس کے معنی ہیں آں حضرت ﷺ کی ثنا اور وصف بیان کرنا" (5)

مذکورہ بالا لغات اور تمام ماہرین فن کی مختلف آرا کا مطالعہ کرنے کے بعد نعت کے معنی و مفہوم اور تعریف و وضاحت یوں بیان کی جا سکتی ہے:

> ”ہر وہ ادب پارہ جس میں نبی آخر الزماں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو، مدح ہو، ثنا ہو، تعریف وتوصیف ہو، سراپا کا بیان ہو، شبیہ وشمائلِ اقدس کی لفظی تصویر کشی ہو، عادات واخلاق کا بیان ہو، فضائل ومحاسن جمیلہ کا اظہار ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہو، آپ سے استغاثہ وفریاد ہو، عقیدت ومحبت کے جذبات کی ترجمانی ہو، مقصد وبعثتِ نبوت کا تذکرۂ خیر ہو یا ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل ہو۔ الغرض ہر وہ ادبی کاوش جو اپنے قاری یا سامع کو نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راغب کرے اور قرب کا احساس پیدا کرے چاہے وہ نثری ہو یا نظمی بلاشبہ ”نعت“ ہے۔“(6)

معروف محقق ڈاکٹر رفیع الدین اشفاقؔ نعت کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں:

> ”اصولاً آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سے متعلق نثر اور نظم کے ہر ٹکڑے کو نعت کہا جائے گا لیکن اردو اور فارسی میں جب لفظِ نعت کا استعمال ہوتا ہے تو اس سے عام طور پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منظوم مدح مراد لی جاتی ہے۔“(7)

تاریخی حیثیت سے اردو نعت گوئی کی روایت اردو کی آغاز کے ساتھ ہی ہوا۔ قدیم دکنی شعرا سے لے کر تادمِ تحریر شاید ہی کوئی شاعر ہو جس نے نعتیہ اشعار نہ کہے ہوں۔ اس ضمن میں اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اردو شاعری کی چار سو سالہ تاریخ تاریخ میں نعتیہ اشعار کا کتنا بڑا ذخیرہ تشکیل پا چکا ہو گا۔

عالمِ رنگ وبو میں کسی بھی چیز کی ابتدا و آغاز کے بارے میں قطعیت وحتمی نتائج کے ساتھ کچھ کہنا محال ہے لیکن نعت سے متعلق پورے وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے اور اس ضمن میں دلائل وبراہین کی بھی ضرورت نہیں کہ اس کی ابتدا خالق کائنات سے ہوئی اور ازاں بعد فرشتوں نے سرورِ کونین کے حضور نعت کا نذرانہ پیش کیا اور پھر انھی کی اتباع میں مومنوں کو حضور ﷺ پر درود بھیجنے (نعت پڑھنے) کا حکم دیا گیا۔ جن شعرا کو اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت کی اتباع یعنی سرکارِ دوعالم ﷺ کی مدح وثنا اور اُن کی صفات حسنہ کا بیان کرنے کی توفیق بخش دی انھیں نعت کے اوصاف اور قرینے، ادب واحترام اور عجز وانکسار سے آگاہی بھی بخش دی اور یوں حضور ﷺ کے مراتب عالیہ، فضائل اور خصائل سے بھی فطرتی دِل چسپی اور عقیدت بھی دِل ودماغ میں جاگزیں ہو جاتی ہے جو شاعر کی فکر اور جذبۂ نعت کو دِل کش اندازِ بیاں اور نئی جہتیں عطا کرتا ہے۔

عہد نبوی ﷺ سے لے کر دورِ حاضر تک شعرا کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جنھوں نے وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ میں بقدرِ مقدور اپنا حصہ شامل کیا۔ اہلِ عجم نے حضور ﷺ سے خلوص وعقیدت کا اظہار اس شیفتگی ووالہیت سے کیا ہے کہ اُن کے خلوص اور محبت کی داد دینا پڑتی ہے۔ سیالکوٹ میں باقاعدہ نعت گو شعرا قلیل تعداد میں ہیں تاہم ہر شاعر نے تبرکاً اپنے اپنے مجموعہ ہائے کلام کے آغاز

میں جہاں بہ حضور خالقِ کائنات حمد سرائی کی ہے وہاں عقیدت کے پھول بہ حضور سرورِ کائنات بہ صورتِ نعت گوئی ضرور نچھاور کیے ہیں۔ یہاں سیالکوٹ کے چند صاحبِ کتاب شعرا کا تذکرہ اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے:

شہر اقبالؒ کے سر پر بھی غبارِ راہِ مدینہ کا تاج ہے کہ اس شہر وفا میں اقبالؒ جیسے عظیم شاعر پیدا (9نومبر 1877ء) ہوئے جنھوں نے نعت کو فنی اور علمی حوالے سے منفرد اسلوب عطا کیا؛ مسلمانوں کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے عشق اور اطاعت کا پیغام دیا۔ عملی زندگی کے لیے حضرت محمدؐ کی سیرت طیبہ پیش کی۔ ہر چند اقبالؒ نے رسمی معنوں میں کبھی نعت نہیں کہی تاہم عشقِ رسول ﷺ کا یہ عالم ہے کہ ان کا تخیل بار بار انھیں بارگاہِ رسالت ﷺ میں لے جاتا ہے۔[8] گو کہ آپ کا باقاعدہ کوئی مجموعہ نعتیہ اشعار پر مشتمل نہیں لیکن آپ کی غزلوں اور نظموں میں موجود نعتیہ اشعار کے علاوہ چند نعتیں ضرور موجود ہیں۔ آپؒ نے حسبِ استطاعت بارگاہِ رسول ﷺ میں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ آپؒ کی نعت گوئی حبِ رسول ﷺ سے بھرپور ہونے کے ساتھ ساتھ زبان و بیاں کے حسن، طرزِ ادا کی جدت اور شعری محاسن کا ایک خوب صورت مرقع ہے۔

وہ دانائے سبل ختم الرسل، مولائے کل، جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ (9)

مولانا ظفر علی خاں ۱۰ دسمبر ۱۸۷۳ء میں سیالکوٹ کے نواحی قصبے کوٹ مہرتھ میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک مشہور سیاستدان، صحافی، مقرر اور شاعر تھے۔ بی اے کے بعد مشہور اخبار ”زمیندار“ کے ایڈیٹر ہوئے۔ فی البدیہہ شعر کہنے پر قدرت رکھتے تھے۔ فن اور زبان کے اعتبار سے ان کا کوئی ثانی نہیں۔ مولانا ظفر علی خاں کو اللہ تعالیٰ نے نظم و نثر دونوں میدان میں بڑی قدرت عطا کی تھی۔ پرجوش اور بے باک مقرر تھے۔ آپ کی تمام شاعری مقصدیت کے تابع ہے۔ آپ انتہائی عقیدت اور جذبہ عشق میں ڈوب کر حمد و نعت کہا کرتے تھے۔ مولانا نے ۲۷ نومبر ۱۹۵۶ء میں وفات پائی اور کرم آباد (وزیر آباد) کے مقام پر دفن ہوئے۔ آپ کی شاعرانہ کاوشیں ”بہارستان، نگارستان اور چمنستان“ کی شکل میں چھپ چکی ہیں۔ آپ کی نعت میں حضور ختمی مرتبت ﷺ سے عقیدت، احترام، محبت اور والہانہ شیفتگی کے ساتھ ساتھ ان کے علم و فضل کا اظہار بھی ایسا پہلو ہے جو انھی کے ساتھ مخصوص ہے۔ عام رسمی نعت سے ہٹ کر آپ کی نعت کا علمی و ادبی معیار بھی آپ کی شناخت ہے جیسے ”وہ شمع اجالا جس نہ کیا چالیس برس تک غاروں میں“ اور ”دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمھی تو ہو“۔

”ظفر علی خان“ کی نعتیہ شاعری میں جذبہ و مستی اور کیف آفرینی نمایاں محسوس کی جاسکتی ہے۔ انھیں احساس تھا کہ حضور ﷺ سے محبت و عقیدت ہی ان کے قلم کی عظمت کا باعث ہے۔ مولانا کا نعتیہ کلام شہرت و مقبولیت کی حدیں چھو رہا ہے تو یہ بھی ان کی محبت و عقیدت کا انعام ہے جو انھیں نبی کریم ﷺ سے تھی۔“(10)

اے خاورِ حجاز کے رخشندہ آفتاب
صبحِ ازل ہے تیری تجلی سے فیض یاب
چوما ہے قدسیوں نے تیرے آستانے کو
تھامی ہے آسماں نے جھک کر تیری رکاب
شایاں ہے تجھ کو سرورِ کونین کا لقب
نازاں ہے تجھ پہ رحمتِ داریں کا خطاب(11)

حکیم عبدالنبی شجرؔ طہرانی ۴نومبر ۱۸۶۸ء سیالکوٹ میں پیدا ہوئے[12] اور ۱۹۶۸ء میں سو سال کی عمر پا کر اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے مگر آج بھی سیالکوٹ کی ادبی و مجلسی زندگی ان کی فکری رعنائیوں اور شعری و علمی ذوق سے مشک بار ہے۔ ۱۹۰۱ء میں حضرتِ داغؔ سے تلمذ ہوا۔[13] آپ کا پہلا باضابطہ شعری مجموعہ ”جہاں گرد“ ۱۹۶۳ء میں اشاعت پذیر ہوا جب کہ ایک طویل عرصے کے بعد شجر طہرانی کا فکری و شعری اثاثہ ان کے متعدد قلمی مسودات پر محیط ”نطقِ مدحت“ کے نام سے ۲۰۱۸ء میں منظرِ عام پر آیا جس کا بڑا حصہ نعتِ رسولِ مقبولؐ پر مشتمل ہے۔ آپ کی نعت گوئی کے حوالے سے رشید آفریںؔ رقم طراز ہیں:

> ”شجرؔ طہرانی نے بھی جذبے کی صداقت کے طفیل ان (نعت کے) موضوعات کو نہایت صدقِ دل سے اور قرآن و سنت کی مستحکم بنیادوں پر اپنایا تو ایک منفرد مقام کے حق دار ٹھہرے۔ آپ نعت کے تمام تر لوازمات استعمال کرتے ہوئے متقاضی حدود میں رہ کر ثنائے ساقیِ کوثر میں محو نہایت انہماک اور خشوع و خضوع کے ساتھ سجدۂ شکر بجالانے میں کامیاب و کامران نظر آتے ہیں۔ انھوں نے صراطِ مستقیم کے پیشِ نظر شعور کی دولت کی ارزانی کے لیے شہرِ ہنر میں شاعری کا پرچم بلند رکھا ہے جو فہمِ آفریںؔ میں انھی کا حصہ ہے اور وہی اس کے صحیح حق دار و مستحق ٹھہرائے جانے کے قابل ہیں۔“(14)

سیالکوٹ کے جناب ریاضؔ حسین چودھری (۸ نومبر ۱۹۴۱ء تا ۶۔ اگست ۲۰۱۷ء) کا نام برصغیر کی اُردو نعت گوئی میں ایک معتبر حوالہ ہے۔ صنفِ غزل میں بھی وہ ایک منفرد مقام رکھتے ہیں اور اُردو ادب میں اُن کی غزل کو نہایت توانا اور موثر سمجھا گیا ہے۔ اب چوں کہ انھوں نے مدحتِ رسولؐ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا تھا اس لیے نعت گوئی میں محویت نے اُن کے شعور کو اپنے رنگ میں رنگ لیا، یہاں تک کہ نعت کا حوالہ ہی ان کی پہچان بن گیا۔ انھوں نے نعت گوئی میں متعدد صدارتی و صوبائی ایوارڈز اور اعزازات حاصل کیے۔[15] انھوں نے یکے بعد دیگرے ۱۳عدد نعتیہ شعری مجموعے پیش کیے جو عوام و خواص میں بے پناہ داد و تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ اُن کے نام بالترتیب اس طرح ہیں:

۱۔ زرِ معتبر ۱۹۹۵ء ۲۔ رزقِ ثنا ۱۹۹۹ء ۳۔ تمنائے حضوری ۲۰۰۰ء ۴۔ متاعِ قلم ۲۰۰۱ء
۵۔ کشکولِ آرزو ۲۰۰۲ء ۶۔ سلام علیک اکتوبر ۲۰۰۴ء ۷۔ خلدِ سخن ۲۰۰۹ء ۸۔ غزل کاسہ بکف جنوری ۲۰۱۳ء

۹۔ طلوعِ فجر جنوری۲۰۱۴ء ۱۰۔ آبروئے ما۲۰۱۴ء ۱۱۔ زم زمِ عشق جنوری۲۰۱۵ء ۱۲۔ تحدیثِ نعمت ۲۴ دسمبر۲۰۱۵ء ۱۳۔ دبستانِ نو دسمبر۲۰۱۶ء

رشید آفرینؔ اپنے ایک مضمون ''چند یادیں' چند باتیں'' میں ریاضؔ حسین چودھری کی نعت گوئی پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

> ''انھوں (ریاضؔ حسین چودھری) نے اس مقدس صنف (نعت گوئی) کے ذریعے نہایت ہی فراوانی شوق اور خود سپردگی کے عالم میں جو گل ہائے عقیدت' خوش کن الفاظ اور دلکش ندرتِ بیان اور سلیقے قرینے سے کھلائے ہیں اُس کی مثال اردو نعت گوئی میں کم ہی نظر آتی ہے۔ اُن کی نعت کا مطالعہ کرتے وقت یقین ہو جاتا ہے کہ رسول کریمؐ کی محبت ہی ان کی فکر و نگاہ کا محور رہے اور وہ اسی میں محو و غرقاب ہیں۔ سرورِ دو جہاںؐ ہی اُن کی محبت کی ابتدا اور انتہا ہیں۔ وہ نعت کہتے ہوئے صرف اپنی ہی ذات کے لیے بخشش اور خیر و برکت کے طلب گار نہیں بلکہ پوری ملتِ اسلامیہ اور ارضِ وطن کا درد اور احساس بھی اُن کی فریادوں اور التجاؤں میں جھلکتا ہے اور جس کے لیے وہ ہر لحہ ایک ادنیٰ غلام اور سوالی بن کر اس کی بقا اور اتفاق و یکجہتی کے لیے دعا گو دکھائی دیتے ہیں۔''(16)

ان کے اشعار کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں:

برستی رہتی ہیں ساون کے بادلوں کی طرح
حضورﷺ میری بھی آنکھیں مِرے بڑوں کی طرح
فضائے نعت میں اُڑتے ہوئے نہیں تھکتا
میرا قلم بھی ہے جبریلؑ کے پروں کی طرح
مِری خطاؤں کا کوئی سِرا نہیں ملتا
حضورﷺ! آپ کی رحمت کے سلسلوں کی طرح(17)

رشید آفرینؔ ۲۴ مارچ ۱۹۳۸ء کو سیالکوٹ (مجید پورہ) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ایم اے اردو کے بعد اکبرؔ لاہوری سے شرفِ تلمذ حاصل کیا اور اُن کی شاگردی میں فنِ شعر گوئی کے رموز پر دسترس حاصل کی۔ آپ کے سات شعری مجموعے شایع ہو کر قبولیت کی سند حاصل کر چکے ہیں۔ جن میں ''وجہِ آفرینؔ''(بار اوّل: ستمبر1972ء، بار دوم: مارچ1998ء، بار سوم: 2019ء)؛ ''دستِ ساحل'' (بار اول: جنوری 1995ء، بار دوم: 2015ء)؛ ''دامنِ احساس''(بار اول: مارچ ،2006ء بار دوم: 2021ء)؛ ''فخرِ دو عالمؐ'' (2013ء)؛ ''بزمِ یاراں''(2016ء)؛ ''حصارِ جنوں''(2017ء) اور ''چراغِ اخوت''(2021ء) شامل ہیں۔ رشید آفرینؔ بھی شہرِ اقبالؒ (سیالکوٹ) کی تخلیقی فضاؤں کے پروردہ ہیں۔ شعوری اور لاشعوری دونوں سطحوں پر اقبالؒ کے عظیم الشان فکری نظام سے اکتسابِ شعور کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ اقبالؒ جس کے ایک مصرعے کا بھی اردو شاعری جواب دینے سے قاصر ہے۔ رشید

آفرینؔ نے شاعری کا آغاز غزل سے کیا، رموزِ شعر سے بھرپور آشنائی کے بعد جب فنی پختگی حاصل ہوئی تو اقلیم نعت میں داخلے کا الوہی اذن ملا۔ ''فخر دوعالمؐ'' آپ کا نعتیہ شعری مجموعہ ہے۔ ریاض حسین چودھری کے الفاظ میں:

> ''رشید آفرینؔ کی نعت سادگی کا حسن لیے پاکیزہ خیالات کے جھرمٹ میں طلوع ہوتی ہے۔ انکے استعارے اور تراکیب ہمارے جانے پہچانے ہیں۔ خود سپردگی اور وارفتگی کے چراغوں کی لو کبھی مدھم نہیں ہونے دیتے۔ شاخِ آرزو پر عجز کے پھولوں کی بہار دیدنی ہے۔ خیال غبارِ راہِ مدینہ میں گم رہتا ہے۔ سوچ جوارِ گنبد حضرا کی مقدس ہواؤں سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کرتی ہے۔ رشید آفرینؔ کی نعت کا پس منظر ہی نہیں پیش منظر بھی ابلاغ کی روشنیوں سے جگمگا رہا ہے۔ رشید آفرینؔ کی نعت پڑھ کے یہ احساس مزید پختہ ہو جاتا ہے کہ نعت گوئی قلم کی ہی نہیں وجہ قلم کے شعور کی بھی معراج ہے۔''(18)

رشید آفرین کے نعتیہ کلام سے چند اشعار دیکھیے:

اقلیم دین حق کے ہیں سلطان مصطفی ﷺ
پرچم کشائے وحدت و ایمان مصطفی ﷺ
جن کے لیے ہے محفل ہستی سجی ہوئی
وہ ہیں فروغِ عالم امکان مصطفی ﷺ
ہفت آسماں بھی جن کی کف پا کی گرد ہیں
سدرہ پہ حق کے وہ ہوئے مہمان مصطفی ﷺ(19)

ساغرؔ جعفری (محمد حسین جعفری) یکم جنوی ۱۹۱۳ء سیالکوٹ میں پیدا ہوئے آپ شعبہ وکالت سے وابستہ تھے۔ شاعری، افسانہ اور مضمون نگاری آپ کا میدان تھا۔ ''بہار و نگار، برگِ گل، دائرے'' شعری مجموعے ہیں اور نعتیہ مجموعہ کلام ''جامِ موَدت'' کے نام سے منظرِ عام پر آیا۔ پروفیسر سید حسن عسکری جعفری آپ کی نعت گوئی پر تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''ساغر جعفری کی نعت حضور نبیِ اکرم ﷺ کی ثناخوانی میں عجز و انکسار، مکمل سپردگی اور روایتی رکھ رکھاؤ کی آئینہ دار ہے، وہ عصرِ حاضر کا حلقۂ حصارِ بے اماں توڑ کر محبوبِ بر حق ﷺ کی خدمت مین ہدیہ نعت پیش کرنا اپنا سب سے بڑا اعزاز تصور کرتے ہیں۔''(20)

ساغر جعفر کی نعت کے اشعار نمونے کے اشعار ملاحظہ فرئیں:

جب بھی آجاتا ہے میرے لب پہ نامِ مصطفیٰ ﷺ
سر جھکا لیتا ہوں بہرِ احترامِ مصطفیٰ ﷺ
مجھ کو ساغرؔ دعویٰ شیریں مقالی کچھ نہیں
ناز ہے اس پر کہ ہوں ادنیٰ غلامِ مصطفیٰ ﷺ(21)

حکیم خلیق حسین ممتاز (۱۱جولائی ۱۹۳۷ء) پٹھان کوٹ مشرقی پنجاب (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد سیالکوٹ کی طرف ہجرت کی اور سکاچ مشن سکول (گندم منڈی) سے میٹرک کرنے کے بعد زمین دار ہائی سکول (حاجی پورہ) میں بطور ڈرائینگ ماسٹر تعینات ہوگئے۔ بعد ازاں محکمہ ریلوے، لاہور کے ساتھ منسلک ہوگئے۔ آپ کا انتقال (۲۵مئی ۲۰۱۸ء) ۸۱ سال کی عمر میں ہوا۔ شعر گوئی آپ کو اپنے والد حکیم نیاز حسین نیازؔ کی طرف سے ورثے میں ملی۔ جملہ اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی لیکن اُن کی خصوصی توجہ کا مرکز مذہبی شاعری رہی ہے۔ نعت گوئی میں اُن کا مجموعہ کلام ''تقلیدِ مؤدت'' کے نام سے ۲۰۱۴ء میں منصۂ شہود پر آیا۔ تقلیدِ مؤدت اُن کی فنی ریاضت و مہارت اور دسترس کی غماز ہے۔ نعتیہ اشعار میں غزل کا دِل نواز لہجہ دَر آیا ہے جس سے اُن کی عقیدت اپنی انتہا کو چھو رہی ہے۔ سید وحید الحسن ہاشمی لکھتے ہیں:

> ''خلیق حسین ممتازؔ نے بڑی معرکتہ الآرا نعتیں کہی ہیں۔ مؤدت کی راہ سے ہوتے ہوئے وہ عشقِ رسول ﷺ کی وادیِ بے خار میں داخل ہوئے ہیں۔ اس روحانی سفر میں انھوں نے ایک مخلص عاشقِ رسول ﷺ کی طرح اس قدر خوب صورت اور بے بہا اشعار کہے ہیں جو جذبۂ محبت اور جوشِ عقیدت کی بہترین اور نایاب مثال ہیں۔''(22)

اور ان کے شعر دیکھیے:

دِل میں آتا ہے نہ دیکھا درِ آقا ﷺ دیکھوں
جیسا سنتا ہوں میں ان آنکھوں سے ویسا دیکھوں
روز و شب بارشِ انوار جہاں رہتی ہے
اس زمیں کا بھی تو میں عرشِ معلیٰ دیکھوں
آپ ﷺ کے دَر سے زمانے نے مرادیں پائیں
اپنا کشکولِ دعا میں بھی تو بھرتا دیکھوں(23)

قمر تابشؔ (مرزا نذیر بیگ) سیالکوٹ کی ایک تاریخی بستی رنگ پورہ میں (۱۸دسمبر ۱۹۳۰ء) پیدا ہوئے۔ آپ نے میڈیکل پریکٹشنرز کالج لاہور سے میڈیسن کی ڈگری حاصل کی اور تنظیم قومی رضاکاران، مغربی پاکستان میں فرسٹ ایڈ انچارج مقرر ہوئے بعد ازاں سیالکوٹ اور چونڈہ میں نجی مطب میں خدمات سر انجام دیں۔ ایک ادبی تنظیم ''حلقہ فکر و فن'' کی بنیاد رکھی اور حلقہ اربابِ ذوق اور پاکستان رائٹرز گلڈ کے تاحیات رکن رہے۔ فنِ موسیقی اور مصوری سے بھی خون شناسائی تھی۔ حضرت منو شاہ شہیدؒ (انڈیا) سے روحانی فیض حاصل کیا۔ شاعری میں بہ تضمینِ غالبؔ و اقبالؒ خامہ فرسا ہونے کو فخر سمجھا۔ شاعری میں نعت گوئی کو ترجیح دی۔ نبیِ پاک ﷺ سے والہانہ عشق کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے انھیں ''نعت'' کی نعمت سے مالا مال کیا۔ آپ کی وفات (۱۱جنوری ۲۰۰۱ء) کے پانچ سال بعد (مئی ۲۰۰۶ء) آپ کی بیٹی کی کاوشوں سے آپ کا نعتیہ مجموعہ کلام ''منشورِ ازل'' قارئین کی نذر ہوا۔ آپ کی نعت گوئی کی تناظر میں ریاضؔ حسین چودھری لکھتے ہیں:

> ”قمر تابش کا تخلص حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس کے حوالے سے ابلاغ پاتا ہے۔ عشقِ محبوبِ خدا ﷺ ان کی پہچان ہے۔ وہ ایک سچے عاشقِ رسول ﷺ تھے اور سچ مچ فضائے نعت میں سانس لیتے تھے۔ اُن کی دوستی اور دشمنی کا معیار بھی حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس ہی تھی۔ نسبتِ حضور ﷺ ہی اُن کا سرمایہ حیات تھا اور یہی اُن کا توشۂ آخرت بھی ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری، اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلویؒ کی نعت کے سلسلے ہی کی ایک کڑی ہے۔“(24)

ان کے چند اشعار دیکھیے:

آنکھ کے حلقۂ جزدان میں محفوظ ہیں وہ
روز پڑھتا ہوں انھیں آیۂ قرآں کی طرح
معجزہ یہ ہے کہ ہیں نور کا پیکر بھی حضور ﷺ
نظر آتے بھی ہیں وہ ﷺ صورتِ انساں کی طرح
جن کی تمثیل ہی ممکن نہیں، ایسے انساں
جن کی ہر بات ہے صد نافۂ عرفاں کی طرح(25)

اصغر سودائی (۷ ستمبر ۱۹۲۶ء) سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ایم اے اقتصادیات کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد جناح اسلامیہ کالج میں ملازمت اختیار کی۔ یہ کالج بعد میں گورنمنٹ کی تحویل میں چلا گیا۔ ۱۹۸۴ میں آپ ڈائریکٹر کالجز مقرر ہوگئے۔ اوائل عمری میں ہی آپ کا رجحان شعر و شاعری کی طرف تھا اور غزل کو ذریعہ اظہار بنایا۔ طالب علمی کے زمانے ایک عوامی نعرے ”پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ“ کو طرح مصرع بناتے ہوئے نظم کہی جو عوام الناس میں بہت مقبول ہوئی۔ آپ کا انتقال سیالکوٹ (۷ مئی ۲۰۰۸ء) میں ہوا۔ آپ کے شعری ذخیرے میں دو شعری مجموعہ ہائے کلام ”چلن صبا کی طرح، ملن حنا کی طرح“ جب کہ ایک نعتیہ مجموعہ کلام ”شہِ دوسرا ﷺ“ شامل ہے۔ معراج النبی ﷺ کے واقعہ پر مبنی ایک طویل نعتیہ نظم بھی اسی مجموعہ کلام میں شامل ہے۔ سیرت سٹڈی سنٹر کے سیکرٹری جنرل پروفیسر عبدالجبار شیخ آپ کی نعت گوئی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ”اصغر سودائی کے نعتیہ کلام میں رسولِ معظم ﷺ کے لیے سراپا خلوص جھلکتا ہے اور اور وہ مدحت رسالت مآب ﷺ میں عشق و محبت سے معمور نظر آتے ہیں اس لیے کہ وہ دِل سے نعت کہتے ہیں اور زبان و قلم سے ادا کرتے ہیں“(26)

چند اشعار دیکھیے:

مشتاق نگاہوں کی تلاوت ہے تِری ذات
قرآن کے حرفوں کی صداقت ہے تِری ذات
چمکی ہوئی ایمان کی تصویر دل افروز

نکھرا ہوا پیغام مشیت ہے تری ذات
سودآئی پہ بھی ابرِ کرم کا کوئی چھینٹا
رحمت ہے تیری ذات، سخاوت ہے تری ذات(27)

فاروق قمرؔ صحرائی (فاروق اقبال) سیالکوٹ ۲ جولائی ۱۹۶۷ء میں پیدا ہوئے۔ ایف اے تعلیم حاصل کی اور اصلاحِ سخن وحید انجم غزالی سے لی۔ ادبی تنظیم "بزمِ دوستانِ ادب" کے نائب صدر اور پندرہ روزہ رسالہ "سٹی میگ" کے ادبی ایڈیٹر بھی رہے۔ دِل میں عشقِ حقیقی کی تڑپ پیدا ہوئی تو حضرت گلزار صابریؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت سے مشرف ہوئے۔[28] موصوف نے تقریباً ہر صنفِ سخن میں طبع آزمائی کی۔ ۲۴ مارچ ۲۰۱۶ء کو خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا نعتیہ مجموعہ کلام "درِ عطا" آپ کی وفات کے بعد ۲۰۱۸ء میں منظرِ عام پر آیا۔ رشید آفرین آپ کی نعت گوئی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "فاروق قمرؔ صحرائی فنِ نعت گوئی کے تمام آداب و معیارات کو ملحوظ رکھتے ہوئے عشقِ نبی ﷺ میں ڈوب کر اور یادِ نبی ﷺ میں اشکوں اور آہوں کے ساتھ احاطۂ قلم میں لاتے ہیں۔ وہ بڑے احترام اور احتیاط سے شعر کہتے ہیں۔ اندازِ تکلم میں ایک خاص انفرادیت پائی جاتی ہے۔ خصوصاً پورے کلام میں کہیں بھی "تو، تم، ترا، تیرا" کا لفظ استعمال نہیں کرتے بلکہ ادب کے تقاضوں کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے آپ ﷺ کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔"(29)

نمونے کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

اس بزمِ کائنات کا عنواں حضور ﷺ ہیں
ہر دِل کی انجمن میں درخشاں حضور ﷺ ہیں
اُن ﷺ کے وجود ہی سے ملی ہم کو زِندگی
دونوں جہاں کے جسم میں اِک جاں حضور ﷺ ہیں
مرہم ہے ذِکر اُن ﷺ کا ہر اِک زخم کے لیے
دردِ دلِ قمرؔ کا درماں حضور ﷺ ہیں(30)

ان شعرا کے علاوہ بھی شعرائے سیالکوٹ کی اکثریت نے "نعت" کے موضوع پر طبع آزمائی کی ہے اور شاید ہی کوئی ایسا شاعر ہو جس نے نعتیہ اشعار نہ کہے ہوں۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی نے خاص محبت اور لگاؤ کے ساتھ کہے ہیں اور کسی نے محض تبرکات کے طور پر؛ کسی نے طویل نعتیہ قصائد کہے ہیں تو کسی نے مختصر نعتیہ غزلیں۔ کسی نے نعتیہ اشعار کے پورے پورے دیوان چھوڑے ہیں تو کسی کے یہاں ایک دو مجموعہ ہائے کلام نظر آتے ہیں۔ سیالکوٹ میں نعت گوئی پر اب تک کسی طرح کا کوئی قابلِ ذکر کام منظرِ عام پر نہیں آیا۔ یہ مضمون بھی تشنگی کا حامل ہے کہ اس میں سارے شاعروں کا ذکر نہیں بل کہ سیالکوٹ میں نعتیہ شاعری کا ایک سرسری جائزہ ہے۔

حوالہ جات

1. رام نرائن لال، لغاتِ فارسی (الہ آباد: لالہ رام نرائن لال بنی مادھو، 1931ء)، 904۔
2. تصدق حسین رضوی، مولوی، لغات کشوری (کراچی: دارلاشاعت، س۔ن)، 537۔
3. نیّر کاکوروی، مولوی نورالحسن، نوراللغات (نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، 1998ء)، 833۔
4. فیروزالدین، مولوی، فیروزاللغات (دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، 1998ء)، 683۔
5. اوج: نعت نمبر، جلد2، لاہور، گورنمنٹ کالج شاہدرہ، 1992، 562۔
6. محمد حسین مشاہد رضوی، ڈاکٹر: نعت، آدابِ نعت اور لوازماتِ نعت، مشمولہ: چنیدہ، لاہور، جولائی2020ء، 562۔
7. اشفاق، رفیع الدین، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری (کراچی: اردو اکیڈمی سندھ، 1976ء)، 21۔
8. اقبال، حضور رسالت مآب میں، کراچی: نعت رنگ، شمارہ نمبر26۔
9. اقبال، علامہ، بالِ جبریل (لاہور: اقبال اکادمی، 2018ء)، 363۔
10. عثمان میر ایڈووکیٹ، مولانا ظفر علی خان کی نعتیہ شاعری، مشمولہ: روزنامہ جرأت، لاہور، نومبر 2016ء، 6۔
11. ظفر علی خان، بہارستان (لاہور: اردو اکیڈمی پنجاب، 1937ء)، 67۔
12. محمد ارشد مرزا طہرانی، نطقِ مدحت (سیالکوٹ: مکتبہ بزم افکار، 2018ء)، 18۔
13. رشید آفریںؔ، حکیم شجرؔ طہرانی سے ایک انٹرویو، ماہنامہ محفل، لاہور، شمارہ مئی1954ء، 45۔
14. رشید آفریںؔ، عقیدتوں کی خوشنما مالا، مشمولہ: نطقِ مدحت، 25۔
15. www.riaznaat.com
16. رشید آفریںؔ، چند یادیں، چند باتیں، مشمولہ: سٹی میگ، سیالکوٹ، جلد:4-5، 2015ء، 25۔
17. ریاض حسین چودھری، غزل کاسہ بکف (لاہور: القمر انٹرپرائزز، 2013ء)، 25۔
18. ریاض حسین، چودھری، فخرِ دوعالم ﷺ (لاہور: الحمد پبلی کیشنز، 2013ء)، فلیپ۔
19. ایضاً، 81۔
20. حسن عسکری کاظمی، پروفیسر، سید، جامِ مودّت پر ایک طائرانہ نظر، مشمولہ: جامِ مودّت۔ ساغر جعفری (سیالکوٹ: اردو ادب اکیڈمی، 1995ء)، 8۔
21. ساغر جعفری، جامِ مودّت (سیالکوٹ: اردو ادب اکیڈمی، سال)، 48۔

22. وحید الحسن ہاشمی، سیّد، خلیق حسین ممتاز کا فنِ شاعری، مشمولہ: تقلیدِ موٗدت (لاہور: سیرت پبلی کیشنز، 2014ء)، 13۔
23. خلیق حسین ممتاز، تقلیدِ موٗدت (لاہور: سیرت پبلی کیشنز، 2014ء)، 60۔
24. قمر تابش، منشورِ ازل (لاہور: اربابِ ادب پبلی کیشنز، 2006ء)، 32۔
25. ایضاً، 103۔
26. عبدالجبار شیخ، پروفیسر، حرفِ چند، (دیباچہ)، شہِ دوسرا، (سیالکوٹ: بزمِ رومیؒ و اقبالؒ، سال)، 19۔
27. اصغر سودائی، شہِ دوسرا (سیالکوٹ: بزمِ رومیؒ و اقبالؒ، 1927ء)، 34۔
28. سید زاہد بخاری، کچھ شاعر کے بارے میں، مشمولہ: درِ عطا (لاہور: مکتبہ دوستانِ ادب، 2018ء)، 10۔
29. رشید آفریںؔ، فاروق قمرؔ صحرائی میری نظر میں، مشمولہ: درِ عطا، 13۔
30. فاروق قمرؔ صحرائی، درِ عطا (لاہور: مکتبہ دوستانِ ادب، 2018ء)، 45۔

References in Roman Script

1. Ram Narain Lal, Lughāt-e-Farsi (Ilahabad: Lala Ram Narain Lal Beni Madhav, 1931), 904.
2. Tasadduq Hussain Rizvi, Maulvi, Lughāt-e-Kashwari (Karachi: Dar-ul-Isha‘at, s.n), 537.
3. Nayyar Kakorvi, Maulvi Noor-ul-Hasan, Noor-ul-Lughāt (Nai Dilli: Qaumi Council Bara-e-Farogh-e-Urdu Zaban, 1998), 833.
4. Ferozuddin, Maulvi, Feroz-ul-Lughāt (Dilli: Educational Publishing House, 1998), 683.
5. Auj: Naat Number, Jild 2, Lahore, Government College Shahdara, 1992, 562.
6. Muhammad Hussain Mushahid Rizvi, Dr., Naat, Aadaab-e-Naat aur Lawazimat-e-Naat, Mashmoola: Chuneeda, Lahore, July 2020, 562.
7. Ashfaq, Rafi-ud-Din, Dr., Urdu ki Naatiya Shayari (Karachi: Urdu Academy Sindh, 1976), 21.
8. Iqbal, Huzoor Risalat Ma’ab mein, Karachi: Naat Rang, Shumara No. 26.
9. Iqbal, Allama, Baal-e-Jibreel (Lahore: Iqbal Academy, 2018), 363.
10. Usman Mir Advocate, Maulana Zafar Ali Khan ki Naatiya Shayari, Mashmoola: Roznama Jurrat, Lahore, November 2016, 6.
11. Zafar Ali Khan, Baharistan (Lahore: Urdu Academy Punjab, 1937), 67.
12. Muhammad Arshad Mirza Tehrani, Natiq-e-Madhat (Sialkot: Maktaba Bazm-e-Afkar, 2018), 18.

13. Rasheed Afreen, Hakim Shajar Tehrani se aik interview, Mahnama Mehfil, Lahore, Shumara May 1954, 45.
14. Rasheed Afreen, Aqeedaton ki Khushnuma Mala, Mashmoola: Natiq-e-Madhat, 25.
15. www.riaznaat.com
16. Rasheed Afreen, Chand Yaadein, Chand Baatein, Mashmoola: City Mag, Sialkot, Jild 4-5, 2015, 25.
17. Riaz Hussain Chaudhry, Ghazal Ka Sa Bakhaf (Lahore: Al-Qamar Enterprises, 2013), 25.
18. Riaz Hussain Chaudhry, Fakhr-e-Do Aalam (Lahore: Al-Hamd Publications, 2013), flap.
19. Ibid, 81.
20. Hasan Askari Kazmi, Prof. Syed, Jam-e-Mawaddat par aik Tairana Nazar, Mashmoola: Jam-e-Mawaddat, Saghir Jafri (Sialkot: Urdu Adab Academy, 1995), 8.
21. Saghir Jafri, Jam-e-Mawaddat (Sialkot: Urdu Adab Academy, saal), 48.
22. Waheed-ul-Hasan Hashmi, Syed, Khaleeq Hussain Mumtaz ka Fan-e-Shayari, Mashmoola: Taqleed-e-Mawaddat (Lahore: Seerat Publications, 2014), 13.
23. Khaleeq Hussain Mumtaz, Taqleed-e-Mawaddat (Lahore: Seerat Publications, 2014), 60.
24. Qamar Tabish, Manshoor-e-Azal (Lahore: Arbab-e-Adab Publications, 2006), 32.
25. Ibid, 103.
26. Abdul Jabbar Sheikh, Prof., Harf-e-Chand (Dibacha), Shah-e-Dosra (Sialkot: Bazm-e-Rumi o Iqbal, saal), 19.
27. Asghar Saudai, Shah-e-Dosra (Sialkot: Bazm-e-Rumi wa Iqbal, 1927), 34.
28. Syed Zahid Bukhari, Kuch Shair ke Baray mein, Mashmoola: Dar-e-Ata (Lahore: Maktaba Dostan-e-Adab, 2018), 10.
29. Rasheed Afreen, Farooq Qamar Sehraai Meri Nazar mein, Mashmoola: Dar-e-Ata, 13.
30. Farooq Qamar Sehraai, Dar-e-Ata (Lahore: Maktaba Dostan-e-Adab, 2018), 45.